|  |  |
| --- | --- |
| کیوں نہ مر جائے پدر جیتے جی سرور جیسا | قتل ہو جائے پسر جب علی اکبر جیسا |
| باپ لوگوں سے یوں، بیٹے کا پتا پوچھتا تھا  تم نے دیکھا ہے کوئی، رن میں پیمبر جیسا | باپ کے سامنے، ہی توڑ دی سینے میں سناں  کس قدر دل ہے ستم، گر تیرا پتھر جیسا |
| لاش تک بیٹے کی، شبیر کا آنا مت پوچھ  مرحلہ یہ بھی تھا اک، شمر کے خنجر جیسا | یوں بھی پتھر اُسے، مارے ہیں ستم گاروں نے  سرِ اکبر بھی تھا اُن، کو سرِ حیدر جیسا |
| جو کہ تجھ جیسے پسر، کی بھی شہادت سہ لے  ہے کوئی صبر میں، اکبر تیری مادر جیسا | کیسے سمجھے گا تو، صغریٰ کی مصیبت میثم  تیرا بھائی نہیں، صغریٰ کے برادر جیسا |